جلد02شمارہ۱۸،۲۰۲۴

Article

Artificial Intelligence and Creative Writings: Diversity of Expression or Scarcity of Creativity (An Analytical Review)

مصنوعی ذہانت اور تخلیقی اظہاریہ: صلاحیتِ اظہار کا تنوع یا تخلیقیت کا زوال (ایک تجزیاتی جائزہ)

Dr. Asad Mehmood Khan[*1]

[1] Associate Professor, HOD Department of Urdu/International Relation, Minhaj Univeristy, Lahore

*Correspondence: assadphdir@gmail.com

ڈاکٹر اسد محمود خان،[1]

[1]ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ اردو/ بین الاقوامی تعلقات، منہاج یونیورسٹی لاہور

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:04-07-2024
Accepted:18-09-2024
Online:27-09-2024

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract: Generative AI is reshaping creative writing by enhancing individual expression through advanced tools, allowing for rapid and innovative content creation. This technological advancement, however, introduces a paradox: while AI boosts personal creativity, it may lead to a scarcity of overall creative diversity. The reliance on pre-existing data patterns in AI models can result in homogenized content, reducing the variety and uniqueness in artistic works. This study employs qualitative content analysis to examine AI-generated creative writing across various genres. Utilizing creativity theory and post-structuralism, the research investigates how AI impacts the balance between personal innovation and collective novelty.

Key Words: Artificial Intelligence, Creative Writing, Individual Expression, Diversity, Scarcity, Content Analysis, Thematic Coding

(۱)

تخلیق کیا ہے اور تخلیقی اظہاریہ کی صورت کیسی ہوتی ہے! اصل العربی، اسم مونث بامعنی اختراع، ایجاد، پیدائش، آفرینش، وجود اور تصنیف؛ یا پیدا کرنا اور طبع زاد فن پارہ جب کہ اصطلاحی طور پر حرف، آواز اور ایجاد و اعجاز یا ادبی طور پر لفظ و معانی کی ترکیب و ترتیب کا متنوع اظہار یا اظہار کا متنوع مزاج دراصل تخلیق کے زمرے میں آتا ہے جہاں تخلیقی اظہاریہ احساس و خیال کے بامعانی راہ و ربط کی صورت کا معاملہ بنتی ہے۔ یوں تخلیق اور تخلیقی اظہاریہ کثیر جہتی جوہر کا ایک بھرپور اور پیچیدہ تصور ہے جس نے حرف و صوت کی تفہیم و تجسیم سے فن و فنکار، فکر و خیال اور مفکر، تخلیق، تخلیق کار اور قاری کو ایک باہم مربوط تعلق داری میں جکڑ رکھا ہے۔ باہمی تعلق داری کی ایسی جکڑبندی دراصل جذب و کیف اور تصور و تخیل کے سروں کو جوڑنے کی صلاحیت سے مزین ہوتی ہے۔ تخلیق کا یہ عمل دراصل انسانی تعامل کا ایک حصہ ہے، جہاں تخلیق اور تخلیقی اظہاریہ کا یہ باہمی تعلق انسان کی فطری صلاحیتوں کا عکاس ہے، جو اسے زندگی کی تفہیم اور تجربے کے نئے زاویے فراہم کرتا ہے۔ یوں، تخلیق کی دنیا میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی ہم اس حقیقت کا ادراک کرتے ہیں کہ یہ عمل نہ صرف فن کی دنیا میں ایک نئے باب کا آغاز ہے، بلکہ یہ انسانی تجربے کی ایک بنیادی ضرورت بھی ہے، جو ہمیں اپنی شناخت، احساس، اور خیال کا سراپا تشکیل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ فاروق(۱) لکھتے ہیں:

> "تخلیق فن کا عمل ایک ایسا وجدانی اور سیلانی قسم کا تجربہ ہے کہ گزر چکنے کے بعد اس کا تجزیہ تو ایک طرف، بازیافت بھی کماحقہٗ ممکن نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی نوعیت یا کیفیت کو سمجھنے کی کوششیں ہمارے ذہن میں ایک مبہم اور بعض اوقات غلط ساخاکہ تو قائم کر دیتی ہیں مگر اس تجربے کا جوہر ہاتھ نہیں آپاتا۔"

میے(۲) نے تخلیقی صلاحیت اور تخلیقی اظہاریہ کے حوالے سے لکھا ہے :

> "ہر کوئی ایک عام تجربے کو بیان کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ تاثرات استعمال کرتا ہے، شعور کی سطح سے نیچے کچھ گہرائی سے خیالات کا بریک تھرو، بلکہ اظہاریہ کی جہتیں (یا پہلو یا ذرائع) اس کا ذریعہ ہیں جسے تخلیقی صلاحیت کہا جا سکتا ہے۔"

ایک طرف ہمارے گرد و پیش ماحول اور ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں کا واسطہ یا بالواسطہ اثر، خیال کو جنم دیتا ہے جس کے ایک کنارے پر تخلیق کار اور دوسرے پر تخلیق خود کا وجود کھوجنے، سوچنے اور سنوارنے کی کوشش میں سرگرداں دکھائی دیتی ہے۔ دوسری جانب حسیات کے مقابل رویے کا اظہار، تخلیق کار کا وصف ہوتا ہے جو کسی بھی صورتِ حال پر مثبت یا منفی رویے کو زبان و بیان کے قالب میں ڈھالنے کا ہنر جانتا ہے۔ تخلیق، طرزِ عمل یا ردِ عمل، دونوں صورتوں میں سماج و معاشرت روش اور اخلاقیات کا نفسیاتی، تہذیبی اور فکری مکالمہ اور مقالہ کی عملی صورت ہوتی ہے۔ سماجی جڑت اور نفسیاتی عکاسی، فکر شعور کی راہ بناتی ہے جو تخلیقیت کی کٹھالی کا محصول سمیٹ کر تہذیبی و ثقافتی شعور کی راہ ہموار کرنے کا قصد کرتی ہے۔ ریت، رواج اور معاشرت، انفرادی و اجتماعی سماجی حسیات و حیثیات کی تربیت

سے ایک فکری شعور کی تربیت کا مرحلہ طے کرتے ہیں جہاں ثقافتی و تہذیبی شعور کی گرہیں کھلنے لگتی ہیں۔ بھنڈر (۳)، "کچھ فن اور تخلیق پر" میں رقمطراز ہیں :

> "فن اپنی تخلیقیت میں سماجی اور انقلابی ہوتا ہے۔ فنی تخلیقیت اپنی ردِ سماجی حیثیت میں سماجی اور انقلابی ہوتی ہے؛ یعنی سماج اگر ایک سَمت میں حرکت کر رہا ہے تو فن اس مخصوص سَمت میں نہیں چلتا، بل کہ اس سے الٹ سمت میں چلتا ہے۔ پھر اسی الٹ سمت میں جو کہ فن کی سمت ہے، اس میں سماج چلنے لگتا ہے۔"

یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ ہم ایک بڑی تخلیق میں ایک مکمل تخلیق کار ہوتے ہیں اور بے شک ہمارا سماج بڑے کینوس پر اظہاریہ کی قبول صورتی ہے۔ متعدد لغات تخلیقی صلاحیتوں کے جوہر کو متنوع زاویوں سے بے نقاب کرتی ہیں: میریم ویبسٹر ڈکشنری اظہاریہ کی ایسی کوششوں کو تخلیقی صلاحیت اور تخلیقی معیار کے طور پر بیان کرتی ہے، جو تخلیق کار میں حقیقی اور بامعنی خیالات یا نوادرات پیدا کرنے کی صلاحیت کو بڑھاوا دیتی ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری اس نے مقابل ایک زیادہ وسیع نظریہ قاری کے سامنے رکھتی ہے، جس میں تخلیقی اظہاریہ تخلیق کے لیے تخیل کے استعمال کا بیان کرتا ہے جو تخلیق اور تخلیقی اظہاریے کے تصور میں موجود تخیلاتی کشٹ و کشف کو تعبیر و تجسیم کرتا ہے۔ کیمبرج ڈکشنری اسے مہارت اور تخیل کا استعمال کرتے ہوئے نئے خیالات یا بیانیے ترتیب دینے کی صلاحیت کے طور پر بیان کرتی ہے جو درحقیقت اظہاریے کے دائرے میں مہارت اور تخیل دونوں کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ امریکن ہیریٹیج ڈکشنری اظہاریے کی ایسی صلاحیتوں کو کچھ نیا بنانے یا وجود میں لانے کی صلاحیت کے طور پر بیان کرتے ہوئے تخلیقیت کے پہلوؤں پر زور دے کر بحث کو تقویت بخشتی ہے۔

مذکورہ تعریفوں سے تخلیقی صلاحیتوں کے متعدد ضروری پہلو سامنے آتے ہیں جہاں اختراع انتہائی اہمیت کا حامل جب کہ تخلیقی صلاحیت ایک متحرک اور پر فعال رجحان کے طور پر ابھرتی ہے، جو وحدتِ توصیف سے بچ جاتی ہے۔ اس میں متعدد جہتیں شامل ہو جاتی ہیں، جس میں اصلیت، افادیت، فرد اور اس کے گرد و پیش کی تعاملیت ایک مکمل تصویر بنانے میں معاون ہوتی ہے۔

(۲)

تخلیقی اظہاریے اور مصنوعی ذہانت کے درمیان تعلق کی نوعیت کیسی ہو گی! اس تعلق کی نوعیت کی بازیافت سے پہلے ذہانت اور مصنوعی ذہانت کی تفہیم کا معاملہ طے کرنا، دراصل تعلق کی صورت کھولنے کا معاملہ ہو گا۔ ذہانت ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی تصور ہے، جو مختلف ذہنی صلاحیتوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ عام طور پر، ذہانت کو علم حاصل کرنے، سمجھنے، مسئلے حل کرنے، اور نئے خیالات تخلیق کرنے کی صلاحیت کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جب کہ ذہانت کی عمومی تشخیص کے لیے نسبتِ ذہانت(Intelligence Quotient) ٹیسٹ استعمال کیے جاتے ہیں، جو منطقی استدلال، ریاضیاتی مہارت، اور لسانی قابلیت کا جائزہ لیتے ہیں۔ تاہم، ہاورڈ گارڈنر کے نظریے کے مطابق،

ذہانت کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جیسے لسانی، منطقی، ریاضیاتی، سماجی، تخلیقی، اور جسمانی ذہانت۔ گارڈنر کا یہ نظریہ (۱۹۸۳) اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہر فرد کی ذہانت مختلف ہوتی ہے اور یہ مختلف صلاحیتوں کا مجموعہ ہے۔

ذہانت کے معیار کو پرکھتے ہوئے، ٹارنس (۴) رقمطراز ہے:

"The true gauge of intellect lies in the ability to change."

یعنی ذہانت کا اصل معیار، تبدیلی کے معیار سے جڑا ہوا ہے۔ اس تناظر میں، ذہانت کی تشخیص کے لیے روایتی ٹیسٹ کافی نہیں ہوتے، بلکہ ہمیں انفرادی صلاحیتوں کا مکمل جائزہ لینا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت کی اصطلاح سب سے پہلے جان میکارتھی نے ۱۹۵۶ء میں متعارف کروائی، اور اس میں مختلف ذیلی شعبے شامل کیے جن میں اول مشینی سکھلائی (مشین لرننگ)، ایک ذیلی شعبہ الگورتھم کی مدد سے ذخیرہ مواد سے جوابات کشید کرنے کا کام کرتا ہے جب کہ الگورتھم بنیادی طور پر مشینی علم خصوصاً کمپیوٹر کے متعلقات میں ایک چھوٹے سے حساب کتاب سے لے کر متنوع اور مشکل معاملات کی تفہیم و تعبیر کا معاملہ حل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

مشینی سکھلائی کے تعامل کا بیان کرتے ہوئے بشپ (۵) رقمطراز ہے:

"مشینی سکھلائی در حقیقت سیکھنے کے ایک خودکار عمل کے طور پر ہوتا ہے، جہاں کمپیوٹر بڑی مقدار میں معلومات کو تجزیہ کر کے خود کو بہتر بناتے ہیں۔"

دوم نیچرل لینگویج پروسیسنگ، دراصل انسان اور مشین (کمپیوٹر) کے درمیان قدرتی زبان کے ذریعے تعامل کو ممکن بناتا ہے۔ رافسکی اور مارٹن "Speech and Language Processing" میں بیان کرتے ہیں کہ نیچرل لینگویج پروسیسنگ ایک ایسا عمل ہے جس کی مدد سے مشینیں انسانی زبان کو سمجھنے اور جواب مہیا کرنے کی صلاحیت حاصل کرتی ہیں، جس سے خودکار ترجمے اور چیٹ بوٹس جیسے مشینی ذرائع ممکن ہو پاتے ہیں۔ سوم روبوٹکس جو مصنوعی ذہانت کی مدد سے روبوٹ کو ایسے کام کرنے کی صلاحیت عطا کرتے ہیں جو عموماً انسانی ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر میں مصنوعی ذہانت سے مزین آلات و ایجادات اور بڑے ڈیٹا پروسسنگ کے استعمالات و تجربات جو باہمی کارکردگی کو بہتر بنانے میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی تعریف و تفہیم، ادبی ذہانت کی تعریف و تفہیم کا سبب کھوتی ہے۔ ادبی ذہانت (Literary Intelligence) انسان کی اس صلاحیت کو بیان کرتی ہے جس کے ذریعے وہ زبان، الفاظ، اور تحریری مواد کے ساتھ موثر تعامل کر سکتا ہے۔ یہ انسان کی تخلیقی صلاحیت، زبان کی مہارت، اور ادبی حسیات کو سمجھنے کی قابلیت پر مبنی ہوتی ہے۔ ادبی ذہانت کا مطلب یہ ہے کہ فرد نہ صرف الفاظ کو سمجھتا ہے بلکہ ان کے پیچھے موجود احساسات و جذبات، تہذیبی و ثقافتی منظر نامے، اور ادبی روایات کو بھی سمجھتا ہے۔ گارڈنر (۶) کے نظریہ ذہانت میں ادبی ذہانت کو ایک اہم نوع کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ مختلف انسانی تجربات کی عکاسی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ادبی ذہانت، اظہاریے کی متنوع صورتوں کا حاصل ٹھہرتی ہے جو نظم و نثر کے متنوع اصناف اور معیارات جیسے تخلیق، تنقید اور تحقیق پر مبنی ہو سکتی ہے۔ نظم کی بنیادی صورتوں غزل و نظم کے ساتھ دیگر اصنافِ شاعری جب

کہ نثر میں کہانی، افسانہ، ناول اور دیگر نثری اظہاریے اس ذیل میں شامل کیے جاسکتے ہیں۔ ایک ادبی ذہین، شخص نہ صرف ایسی کسی بھی صورت یعنی نظم و نثر میں تخلیقی اظہاریہ کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ وہ ان تخلیقی اظہاریوں کے مختلف پہلوؤں پر نقد و نظر کرنے کی صلاحیت سے بھی بھرپور ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، وہ مختلف ادبی تحریکات اور ان کے تاریخی پس منظر کو بھی سمجھتا ہے، جس سے اسے ادبی کاموں کی گہرائی کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

ادبی ذہانت انسانی تخلیقیت، زبان کی مہارت، اور تجربات کی عکاسی پر مبنی ہوتی ہے، جب کہ مصنوعی ذہانت سیکھنے اور خودکار عمل کو ممکن بناتی ہے۔ دونوں کا آپس میں تقابل ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کیسے انسانی تجربات اور جذبات کی عکاسی کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کی ترقی کو سمجھا جاسکتا ہے۔ تخلیقی اظہاریے کے مستقبل میں، مصنوعی ذہانت کے ساتھ فطری ذہانت اور ادبی ذہانت کا انضمام، نئے تخلیقی امکانات کی طرف لے جانے کا ایک اشارہ ہوسکتا ہے، بشرط یہ کہ ہم اس کے استعمال میں احتیاط علمی و ادبی دیانت، اخلاقی رویے اور انسانی تجربات کی اہمیت کو سمجھیں۔

مصنوعی ذہانت (AI) اور تخلیقی اظہاریے (Creative Expression) کے درمیان باہمی تعلق ایک پیچیدہ اور متنوع صورت کا حامل ہے، جو نہ صرف ٹیکنالوجی کی ترقی کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے بلکہ انسانی تخلیقیت کی بنیادوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ جب ہم AI کو تخلیقی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں تو ہمیں مختلف زاویوں سے اس کے اثرات کو دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، جیسے کہ انسان اور مشین کے درمیان تعامل، علمی و ادبی قدروں کا انضمام و انحراف، تخلیق اور تخلیقیت کا مروجہ اصولوں کے درمیان توازن، علمی و ادبی اخلاقی اقدار کا دائرہ کار اور مسائل کا تعین زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت (AI) اور تخلیقی اظہاریے (Creative Expression) کے باہمی تعلق کی حدودو قیود کی تہہ داری کے درمیان جن چند امور کا ذکر ضروری ہے، اُن میں اول تخلیق، تخلیقی صلاحیت اور تخلیقی اظہاریے کی نوعیت ہے۔ اگرچہ موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت سے بھرپور سافٹ ویئرز نے ہر شعبہ ہائے زندگی کو متاثر کیا ہے جس میں تخلیقی اظہاریہ بھی شامل ہے جو کسی حد تک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا ہے البتہ فکری سوچ کی سطحی پرواز، تخیل کا فقدان، تجزیاتی و تنقیدی صلاحیت کی کجی جیسی اہم صلاحیتوں نے دونوں کے درمیان ایک حدِ فاضل کھینچ رکھی ہے جس کے ایک طرف تخلیق اور تخلیقی اظہاریہ اپنے فکری اور فطری سراپا کے ساتھ موجود ہے جب کہ دوسری جانب مصنوعی ذہانت کا بے حس و بے جان بت تخلیقی کن کے انتظار میں پڑا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حالیہ برسوں میں، مصنوعی ذہانت جیسے "چیٹ جی پی ٹی" اور "ڈال ای" نے تخلیقی کاموں میں اپنی مہارت و معاونت کو ثابت کیا ہے۔ یہ معاونت نہ صرف تخلیقی اظہاریے، تحریر بلکہ بصری فنون اور موسیقی کی تخلیقی معاونت میں بھی پرفعال رہے ہیں۔ اگرچہ ان مصنوعی ذہانت کے حامل معاون کاروں کی تخلیقی صلاحیتیں انسانی ذہن کی طرح مختلف موضوعات پر کام کرنے کی قابلیت پر مبنی ہیں، مگر یہ ایک محدود سیاق و سباق میں کام کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت، میسر ڈیٹا کا تجزیہ سے نمونوں تک رسائی، رجحانات کا اندازہ اور مواد کا حصول ممکن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۳)

صلاحیتِ اظہار کیا ہے اور تخلیقی اظہاریے کی کیا کیا صورت ہو سکتی ہے! صلاحیتِ اظہار (Expressive Ability)انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہے، جو انسان کی سوچ، جذبات، اور تجربات کو مؤثر طریقے سے دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ صلاحیت مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتی ہے، جیسے کہ گفتگو، تحریر، فنون لطیفہ، اور موسیقی۔ صلاحیتِ اظہار کا بنیادی مقصد اپنی خیالات کو واضح، مؤثر، اور تخلیقی انداز میں بیان کرنا ہے، تاکہ دوسرے لوگ ان سے جڑ سکیں اور سمجھ سکیں۔

آغا(۷)لکھتے ہیں:

"ہر مصنف تخلیق کاری کے تجربے سے گزرتا ہے مگر جب اس سے پوچھا جائے کہ "تخلیقی عمل "کیا ہے تو پورے تخلیقی عمل کو بیان کرنے کے بجائے وہ اپنی تخلیق کاری کے غالب پہلو ہی کو "تخلیقی عمل "گردانتا ہے اوراسے بیان کرتا ہے۔"

تخلیقی اظہاریے (Creative Expression) کی صورتیں بھی بہت متنوع ہیں، جو انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ صورتیں مختلف فنون، ادبی تحریروں، اور دیگر تخلیقی طریقوں کی شکل میں ہوتی ہیں، جو کہ انسان کی فکری اور جذباتی گہرائی کو ظاہر کرتی ہیں۔ تخلیقی اظہاریے کی مختلف صورتیں ہیں، جو کہ انسان کی صلاحیتِ اظہار کی مختلف جہتوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ صورتیں نہ صرف انسان کی تخلیقیت کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ مختلف ثقافتی اور سماجی تناظر میں بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ ادب، تخلیقی اظہاریے کی اہم ترین صورت ہے، جس میں الفاظ کے ذریعے خیالات و جذبات کی تجسیم کی اجتی ہے۔ شاعری انسانی جذبات کی فطری عکاسی کے مصداق ہے جو تخیل اور الفاظ کی موسیقیت کا امتزاج ہوتی ہے۔ کہانی کی جڑت بھی، فطری رویوں جیسی ہے جو طویل مختصر، ناول و افسانہ جیسی صورتوں میں اثر جماتی ہے۔

بیدی(۸)رقمطراز ہے:

"فن کسی شخص میں سوتے کی طرح نہیں پھوٹ نکلتا۔ ایسا نہیں کہ آج رات آپ سوئیں گے اور صبح فنکار ہو کر جاگیں گے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں آدمی پیدائشی طور پر فنکار ہے، لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اس میں صلاحیتیں ہیں، جن کا ہونا بہت ضروری ہے، چاہے وہ اسے جبلت میں ملیں اور یا وہ ریاضت سے ان کا اکتساب کرے۔"

تخلیقی اظہاریہ کی دوسری بڑی صورت فنون لطیفہ، جیسے کہ پینٹنگ جو جذبات اور خیالات کو رنگوں اور شکلوں کے ذریعے پیش کرتا ہے جہاں ہر رنگ اور ہر شکل ایک الگ اور دلوں کو چھو لینے والی مکمل کہانی ہے، جو دیکھنے والوں کے سکتی ہے، مجسمہ سازی کا فن بھی انسانی تجربات کی عکاسی کرتا ہے، جہاں ہر مجسمہ ایک مخصوص پیغام یا احساس منتقل کرتا ہے، اور بصری فنون، بصری طور پر جذبات اور خیالات کی تجسیم کرتے ہیں۔ موسیقی تخلیقی اظہاریے کی ایک انتہائی مؤثر صورت ہے، جہاں دھن، لحن، اور گیتوں کے ذریعے انسان اپنے

جذبات اور تجربات کو بیان کرتا ہے۔ تھیٹر اور ڈرامہ بھی تخلیقی اظہاریے کی ایک شکل ہیں، جہاں کہانیاں اور کرداروں کو زندہ پیش کیا جاتا ہے۔ رقص بھی تخلیقی اظہار کا ایک اہم ذریعہ ہے، جہاں جسمانی حرکت کے ذریعے جذبات اور کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔

موجودہ دور میں ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے زیر اثر، تصویری کہانیاں جیسے کہ میمز، انفографиکس، اور ویڈیوز بھی تخلیقی اظہاریے کی ایک جدید صورت ہیں۔ انفографиکس، بصری طریقہ معلومات کو تخلیقی انداز میں پیش کرتے ہیں، جو کہ معلوماتی اور تفریحی دونوں ہو سکتے ہیں۔ ویڈیوز میں کہانیوں کو بصری طور پر بیان کیا جاتا ہے، جہاں مؤثر تصویر اور موسیقی کے ذریعے جذبات کی عکاسی کی جاتی ہے۔ ڈیجیٹل فنون جیسے ویڈیو گیمز، ورچوئل رہیئلٹی، اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی مدد سے بنائے گئے فنون بھی تخلیقی اظہاریے کی نئی صورتیں ہیں۔ گیم ڈویلپمنٹ میں کہانیوں کی تشکیل، کرداروں کی ترقی، اور انٹرایکٹو تجربات کی تخلیق شامل ہوتی ہے، جو کہ کھلاڑیوں (قاری) کو ایک نئی دنیا میں لے جاتی ہیں۔ ورچوئل رہیئلٹی، جدید ٹیکنالوجی کا حاصل ہے جو تخلیقی اظہاریے کو ایک نئی جہت فراہم کرتی ہے، جہاں صارفین مختلف تجربات کا سامنا کر سکتے ہیں۔

ایلم (۹) رقمطراز ہیں:

"ادب، شاعری، اور غیر تجارتی تخلیقی اظہار کی دیگر شکلیں زبان، پیشن گوئی کرنے والی زبان کی نسل، این ایل پی (بڑے قدرتی زبان پروسیسنگ ماڈل) جیسے جی پی ٹی ۳ یا ۴ کے ساتھ ساتھ، زیادہ عام طور پر، جنریٹو اے آئی کو مطلع کرنے کے لئے ٹیکنو انسٹرومینٹلسٹ نقطہ نظر کو چیلنج کرتی ہیں۔"

ہاشمی (۱۰) کہتے ہیں:

"مستقبل میں ناول، افسانہ، ہماری غزل اور نظم بھی مصنوعی ذہانت سے تخلیق ہو گی۔"

مجموعی طور پر صلاحیتِ اظہار انسانی تخلیقی صلاحیتوں کی بنیاد ہے، جو کہ مختلف طریقوں سے اپنی صورتیں اختیار کرتی ہے۔ تخلیقی اظہاریے کی صورتیں جیسے ادبی تحریر، فنون لطیفہ، موسیقی، ڈرامہ، رقص، تصویری کہانیاں، اور ڈیجیٹل فنون انسان کی سوچ اور جذبات کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان صورتوں کے ذریعے انسان اپنے تجربات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے، جو کہ نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی سطح پر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ تخلیقی اظہاریے نہ صرف ہماری ثقافتی شناخت کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کا ذریعہ بھی فراہم کرتے ہیں۔ انسانی تجربات کی عکاسی کرنے کے ساتھ، یہ اظہاریے دنیا کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(۴)

مصنوعی ذہانت، تخلیقی اظہاریے پر کس طرح سے اثر انداز ہو سکتی ہے! اگرچہ عصر حاضر میں مصنوعی ذہانت، تخلیقی اظہاریے کو ایک نئی سمت میں لے جا رہی ہے جہاں تحریر، تقریر اور تخلیق کے متنوع اظہاریے، رنگ، برش اور مصوری کے زاویے، راگ، رقص اور موسیقی کے نئے انداز اور فکر و فن کے دیگر شعبوں میں تخلیق کاروں اور فنکاروں کے لیے ایک طاقتور معاون بن رہی ہے۔ مصنوعی

ذہانت، نے تخلیق کے عمل میں نہ صرف تیزی لائی ہے بلکہ نئے اور دلچسپ زاویے بھی فراہم کیے ہیں جو روایتی انداز سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، مصنوعی ذہانت کی معاونت سے ایسی کہانیاں تخلیق کی جاسکتی ہیں جن میں کرداروں کی گہرائی اور پلاٹ کی پیچیدگی حقیقی زندگی کے قریب محسوس ہوتی ہے؛ شاعری میں، الفاظ کو ایسے ترتیب دے سکتی ہے کہ وہ قاری کے دل کو چھو جائیں۔ اسی طرح، مصوری میں نئے رنگوں اور منفرد انداز کے ذریعے ایسی تصاویر بناسکتی ہے جو دیکھنے والے پر گہرا اثر ڈالیں۔ نقوی(۱۱) رقمطراز ہیں:

> "مصنوعی ذہانت کی ترقی، انسانی اخلاقیات اور سماجی خدشات کی وسیع مشکلات پر غور کرنے پر
> مجبور کرے گی۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت جیسی ، جدید سہولیات ، انسانی ذہانت کی نمائندہ ہیں
> جب کہ ہماری تخلیقی صلاحیت ہماری بقاکے لیے بنیادی ہے۔"

تاہم، مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے اثرات سے کچھ سوالات بھی جنم لیتے ہیں جیسے کیا مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق کیا گیا فن وہی جذباتی گہرائی رکھتا ہے جو انسان کی محنت سے آتا ہے؟ کیا مشین کے ذریعے بنائے گئے تخلیقی کام میں اصل انسانی روح موجود ہوتی ہے؟ اور ایسے بے شمار سوالات کہ جن کے جوابات ہنوز درکار ہیں۔ البتہ مصنوعی ذہانت تخلیقی اظہاریے کے لیے نئے دروازے کھول رہی ہے، جہاں فنکار اپنے کام کو مزید بلند سطح پر لے جاسکتے ہیں لیکن کب اور کیسے تک رسائی کے بعد اس معاملے کی گتھی سلجھائے جاسکے گی۔ یہاں یہ سوال بھی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ مصنوعی ذہانت اور تخلیقی اظہاریہ کا باہمی تعامل صلاحیتِ اظہار کا تنوع یا تخلیقیت کا زوال ہو گا؟

اب تک کی ایک حقیقت نمایاں ہے کہ مصنوعی ذہانت کے حامل اظہاریے میں مصنوعیت نمایاں ہو گی کیوں کہ ایسی سپاٹ تحریک کی مدد سے تخلیق کردہ مواد میں جذبات کی کمی کا رہ جانا بڑی خامی ہے۔ اس کجی کی بڑی وجہ مصنوعی ذہانت کا ڈیٹا پر مبنی اظہاریہ ہے جو کسی بھی صورت ہنوز انسانی تجربات، جذبات، اور تخلیقی سوچ کو مکمل طور پر سمجھنے میں ناکام دکھائی دیتا ہے۔ یہ ایک بنیادی اور بڑا مسئلہ ہے کیوں کہ خلیقی ادب میں انسانی تجربات کی گہرائی اور پیچیدگی کو منتقل کرنا مشین کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصنوعی ذہانت سے تخلیق کردہ کہانیاں اکثر سطحی محسوس ہوں گی، اور ان میں جذبات کی گہرائی کی کمی ہو گی۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے مواد کی تخلیق کرتے وقت، تخلیقی عمل کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ جب مصنوعی ذہانت تخلیق کے لیے زیادہ استعمال ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تخلیق کاروں کو اپنے خیالات کو آزادانہ طور پر اظہار کرنے کے بجائے AI کی سمت میں چلنا پڑتا ہے، جو کہ ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو محدود کرتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے ذریعے تخلیق کردہ مواد کے حوالے سے قانونی مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب مصنوعی ذہانت کسی مواد کو تخلیق کرتا ہے، تو یہ طے کرنا مشکل ہوتا ہے کہ اس کا حقیقی وارث کون ہے؟ تخلیق کردہ مواد کے حقوق کی وضاحت نہیں ہوتی، جس سے تخلیق کاروں کی محنت کا صحیح اعتراف نہیں ہو پاتا۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے تخلیق کردہ مواد اکثر ایک ہی طرز یا نظریے پر مبنی ہوتا ہے جو تخلیقی ادب کی دنیا میں تنوع کو متاثر کرتا ہے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کی تربیت اکثر مخصوص ڈیٹا سیٹس پر ہوتی ہے، جس سے یہ ایک ہی قسم کے نظریات اور تخلیقات پیدا کرتا ہے، جو کہ ادبی تنوع کو محدود کرتا ہے۔

مصنوعی ذہانت سے تخلیق کردہ کہانیوں میں انسانی جذبات کی کمی ہوتی ہے، جو کہ تخلیقی ادب کا بنیادی جز ہے جس سبب تخلیق (نظم ونثر) کی قاری سے وابستگی کا فقدان باقی رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب قاری کسی کہانی کے ساتھ جذباتی طور پر جڑ نہیں پاتا، تو وہ اس سے متاثر نہیں ہوتا، جس سے ادبی تجربات کی قدر میں کمی آتی ہے۔ مجموعی حیثیت میں مصنوعی ذہانت نے تخلیقی ادب کے میدان میں کئی نئے امکانات فراہم کیے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے کچھ نقصان دہ پہلو بھی ہیں۔ انسانی عنصر کی کمی، تخلیقی عمل کا نقصان، ادبی تنوع میں کمی، اور قانونی مسائل ان چیلنجز میں شامل ہیں جو تخلیقی ادب کی دنیا کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔

آنے والے وقتوں میں، ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم مصنوعی ذہانت کے فوائد کو سمجھیں، لیکن ساتھ ہی اس کے نقصانات سے بھی آگاہ رہیں۔ تخلیقی ادب کے لیے انسانی جذبات اور تجربات کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اور یہی وجہ ہے کہ تخلیق کاروں کو مصنوعی ذہانت کے استعمال میں توازن برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ مصنوعی ذہانت کا صحیح استعمال نہ صرف تکنیکی ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے بلکہ انسانی زندگی کو بھی بہتر بناتا ہے۔ مستقبل میں اس سے بھرپور استفادہ کرنے کے لیے ہمیں تعلیمی نظام میں اصلاحات، تخلیقی صلاحیتوں کی تقویت، تحقیق وترقی، اخلاقی رہنما اصولوں کا قیام، عوامی آگاہی، اور بین الاقوامی تعاون پر توجہ دینا ہوگی۔

حوالہ جات

(۱) فاروق، راحیل (۲۰۱۷ء)، "تخلیقِ فن: ایک نامیاتی نظریہ"، اردو گاہ۔ برقی بیاض، ص ۱-۵۔

(2) May, Rollo (1994), “Creativity and the Unconscious, including The Courage to Create”, New York, W. W. Norton & Co., Inc., pp. 40.

(۳) بھنڈر، عمران شاہد (۲۰۲۱ء)، "کچھ فن اور تخلیق پر"، اسلام آباد، ایک روزن ویب سائٹ، https://www.aikrozan.com

(4) Torrance, E. P. (1974). Torrance Tests of Creative Thinking. Personnel Press, pp-23.

(5) Bishop, C. M. (2006). Pattern Recognition and Machine Learning. Springer, pp-76.

(6) Gardner, H. (1983). Frames of Mind: The Theory of Multiple Intelligences. Basic Books.

(۷) آغا، ڈاکٹر وزیر (۱۹۶۸ء)، "تخلیقی عمل"، لاہور، جدید ناشرین پبلشرز، ص ۱۶۵۔

(۸) بیدی، راجندر سنگھ (۲۰۱۱ء)، "افسانوی تجربہ اور اظہار کے تخلیقی مسائل"، مشمولہ ""مکتی بودھ"، دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ص ۸۔

(9) Elam, Michele (2023), "Poetry Will Not Optimize; or, What Is Literature to AI?", in: "American Literature", New York, 5 (2), pp-281.

(10) https://youtu.be/IIWRygnSuV8?si=yEmQbQ5gZ72XV94o2:00 PM 29 Feb 2024

(۱۱) نقوی، باقر(۲۰۰۶ء)، "مصنوعی ذہانت: ایک نیا فکری تناظر"، کراچی، اکادمی بازیافت، ص ۲۰۲۔